

میرا انتظار

از قلم اجالانااز

گھر میں مہمانوں کا رش بڑھ رہا تھا اور وہ ساری ذمہ داریاں اچھے سے نبھا رہی تھی۔ آج علیہ کی مہندی تھی اسکا آج سارا دن مہندی کے انتظامات میں لگ گیا تھا اپنے لے تو اس نے کوئی تیاری ہی نہیں کی تھی نا اسے ہوش تھا کہ فنکشن شروع ہونے میں کچھ ہی وقت ہے اور اسے تیار بھی ہونا ہے۔

فارحہ! فارحہ! ننگین خالہ اسے پکارتی ہوئی آرہی تھی
”جی آنٹی کوئی کام تھا کیا؟“ اس نے مصروف انداز میں جواب دیا
”بھئی تم نے تو کام کو سر پر سوار کر دیا ہے اچھا خاصا انتظام ہو چکا ہے مہمان بھی آگئے ہیں اور اپنی حالت دیکھو زرا!“ انہوں نے تنقیدی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا
”بس آنٹی میں تیار ہونے جارہی تھی سوچا یہ پھول رکھوا دوں۔“

علیہ تیار ہوگئی نا؟“ اسے اب علیہ کا خیال آیا
”ہاں بھئی وہ بھی تیار ہے اب تم بھی جاو مہمان بڑھتے جارہے ہیں“ مزید مہمانوں کی آمد دیکھ کر انہوں نے اسے جانے کا کہا

”جی آنٹی میں آتی ہوں تیار ہوکر“

وہ سیدھا علیہ کے کمرے میں آئی جہاں وہ تیار کھڑی شیشے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی
"ماشاء اللہ! تم تو آج ہی بجلیاں گرا رہی ہو کل تو لگتا ہے قیامت آنے والی ہے" اس نے اسے پیار
سے گلے لگاتے ہوئے کہا

"میری بجلیوں کو چھوڑیں اور اپنا حلیہ دیکھیں لگ ہی نہیں رہا کہ آپکی اکلوتی بہن کی مہندی ہے"
علیہ نے اسکے حلیے پر اعتراض کیا

"ہاں بس ان کاموں سے ابھی ہی فری ہوئی ہوں سوچا تمہیں دیکھتی ہوئی جاؤ"

"آپی! آپنے بہت کام کر لے ہیں ماما پاپا کے جانے کے بعد سے اب تک آپنے کام ہی تو کئے ہیں
اپنے سارے فرائض پورے کیے ہیں اور آج آپنے اس سب سے بڑے فرض سے آزاد ہونے والی ہیں
جس کے لے اپنی محبت بھی قربان کر دی تھی" اس نے فارحہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا فارحہ کے
چہرے غم اور خوشی کے رنگ آکر گزر گئے

"پلیز آپی مجھے بھی اپنے ارمان پورے کرنے دیں کل میں یہاں سے چلی جاؤنگی اور ہر وقت آپکے
بارے میں سوچتی رہوں گی آپ اکیلی کیسے رہیں گی؟ آپی؟" اس نے اسے پکارا جو ناجانے کہا کھو گئی تھی
"ہوں؟" فارحہ نے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا

"آپ شادی کر لیں آپی اگر آپ چاہتی ہیں کہ میں باقی زندگی پرسکون، بنا کسی پریشانی کے گزاروں تو
پلیز آپی آپ شادی کر لیں میری آخری خواہش سمجھ کر مان جائیں آپی" علیہ کی آنکھوں سے بے
تہاشہ آنسو نکل پڑے تھے فارحہ اسے روتا دیکھ کر تڑپ گئی تھی

"خبردار جو تم نے کوئی آنسو نکالے خود کے پر کٹنے والے ہیں تو میرے بھی کاٹنا چاہتی ہو؟ تو
میڈم فلحال تو صرف آپکے ہی کٹینگے ہاں اسکے بعد میں آپکے لے خوشی خوشی کٹوا لوں گی مگر آج نہیں

پلیز میرا حلیہ تو دیکھو" اس نے اسکی توجہ اپنے حلیے کی طرف لاتے ہوئے اسے مطمئن کرنے کی کوشش کی

"او کھینکیو سوچ آپنی مجھے معلوم تھا آپ اپنا وعدہ ضرور نبھائیں گیں میں آج سے ہی آپکے لئے ہینڈسم سائبندہ ڈھونڈنا شروع کر دیتی ہو" اس نے خوشی سے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا

فارحہ اسکی خوشی اور ایکسانٹمنٹ پر مسکراتے ہوئے بولی "ڈھونڈ لینا بھی پر اب تیار تو ہونے دو۔"

علینہ نے ہنستے ہوئے اسے جانے کی اجازت دی ۔ وہ کمرے سے نکلی تو اسکے کانو کے گرد ایک جانی پہچانی آواز گونجی " وعدہ کرو تم شادی صرف مجھ سے ہی کرو گی؟ اگلی آواز اسکی اپنی تھی "میرا انتظار مت کرنا صالح میں کبھی شادی نہیں کرونگی" تمہارا نہ سہی فارحہ پر تمہاری پکار کا انتظار آخری وقت تک کرونگا! وہ اس پر آخری نگاہ ڈال کر جا چکا تھا

مہمانوں کی آوازوں نے ہر آواز روک دی وہ اک گہری سانس لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی
علینہ کی مہندی کا فنکشن شروع ہو چکا تھا وہ تمام مہمانوں کے پیچ چلتی پھرتی انتظامات سمجھاتی
مہمانوں کو خوش آمدید کہتی ہرے اور میلے رنگ کی قمیض اس پر ہرے رنگ کا دوپٹہ میلے رنگ کا
چوڑی دار پاجامہ پہنے ، ہلکے سے میک اپ اور سلیقے سے بندھے بالوں میں وہ سب میں نمایاں اور بے
نیاز تھی

وہ سیٹج کے پاس پہنچی اب علینہ کو مہندی لگانے کے لئے اس کے پاس بیٹھی ہی تھی کہ ایک لڑکا
جلدی سے سیٹج پر پہنچ کر اس کے سامنے پاؤں کے بل بیٹھ گیا قدرے بڑھی ہوئی داڑھی گھنی مونچھیں
، نیلی گہری آنکھیں ، کُرتا پاجامہ پہنے ، ہونٹوں میں گہری مسکراہٹ لئے وہ ایک پرکشش مرد تھا اور اسی کی
طرف دیکھ رہا تھا اور وہ اجنبی نگاہوں سے اسے دیکھتی ہوئے پوچھنے لگی

”آپ کون ہیں؟ اور یہاں کیوں آئے ہیں؟ وہ یونہی اسے دیکھتا رہا اس کا مسلسل دیکھنا اسے غصہ دلا رہا تھا علیہ اس کا غصہ بھانپ کر فوراً بولی تھی ”وہ آپ یہ میرے یونیورسٹی فیلو ہیں وہاب! میں نے انہیں انوائٹ کیا ہے“

لیکن تم نے تو مجھ سے کبھی انکا ذکر نہیں کیا؟ اس نے علیہ کی طرف حیرانگی سے دیکھتے ہوئے کہا ”ارے واہ علیہ میں نے کو سوچا تھا تم نے اپنی آپ سے میرا غائبانہ تعارف کروا دیا ہوگا مگر یہاں تو مجھے کوئی جانتا ہی نہیں شرمندہ کرنے کے لئے بلایا تھا کیا؟“ وہاب نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ”ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں آپ علیہ کے دوست ہیں تو انجان تو بالکل نہیں ہیں مجھے خوشی ہوئی آپ سے مل کر“ علیہ نے اچھے میزبان کے فرائض ادا کئے تھے ورنہ وہاب کا اسے دیکھنا اُسے بالکل اچھا نہیں لگا تھا

”چلیں شکر ہے آپ مجھ سے خوش تو ہوئی“ وہاب ذو معنی انداز میں بولا مگر اب فارحہ اسے انکسور کرتی مہندی کے رسم ادا کر رہی تھی اسی طرح باری باری سب نے رسم ادا کی اور فی زندگی کی دعائیں دی

مہندی کا فنکشن اختتام پر پہنچا تو مہمان بھی گھروں کو جانے لگے وہ اب سب کچھ سمیٹنے میں لگن ہوگئی تھی کہنے کو تو اپنے بہت تھے مگر والدین کے انتقال کے بعد کسی نے اپنا ہونے کا ثبوت نہ دیا تھا وہ اور علیہ اس گھر میں اکیلی رہتی تھیں فارحہ ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں اچھی نوکری کر کے گھر سنبھال رہی تھی اور اپنی بہن کی تعلیم سے لے کر شادی تک ساری ذمہ داریاں نبھا رہی تھی علیہ کی شادی بھی اس کی پسند سے اسکے یونی فیلو سے کروا رہی تھی اب شادی کے دنوں میں تو نگین خالہ رہنے آگئی تھی مگر اسکے بعد اس نے اس گھر میں اکیلا ہو جانا تھا

میرج ہال میں شادی ہونے کی وجہ سے آج اسے زیادہ انتظامات نہیں دیکھنے پڑھ رہے تھے اس لئے آج وہ فرصت اور اہتمام سے تیار ہوئی تھی آخر اسکی بہن کی شادی تھی لال رنگ کی فراک پر گولڈن سے کیا گیا کام نہایت خوبصورت لگ رہا تھا اسکے کھلے ہوئے بال اور بہترین میک اپ نے اس کے حسن کو چار چاند لگا دیئے تھے اور اس چاند کو خراج پیش کرتی نگاہیں بار بار بھٹک کر اسکی طرف آرہی تھی جس سے وہ بے نیاز تھی

”کیسی ہیں آپ مس فارحہ؟“ اسے اپنے عقب سے آواز آئے اس آواز پر وہ ایسے پلٹی تھی جیسے اسکی ہی منتظر تھی مگر سامنے وہاب کو دیکھ کر اسکی خوش فہمی ختم ہو چکی تھی

”میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسے ہیں؟“ اس نے مروت جواب دیا

”ویسے تو میں بھی ٹھیک ہوں مگر آپکو دیکھ کر اور اچھا ہو گیا ہوں“ وہ مسکراتے ہوئے گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

”خوشی ہوئی آپکے آنے کی آہیں میں آپکو علیینہ سے ملوا لیتی ہوں“ اس کی مزید باتوں سے بچنے کے لئے وہ اسے علیینہ کے پاس لے گئی اور خود مہمانوں میں لگن ہو چکی تھی

رخصتی کے وقت ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھوں سے آنسوؤں آگئے تھے وہ خوش تھی آج وہ اپنے رخصتی کے سب سے بڑے فرض سے آزاد ہوگئی تھی آج اسے اس کی محنت کا صلہ ملا تھا آج وہ اپنے ماں باپ کے سامنے سرخرو ہوگئی تھی وہ اس کے گلے لگ کر روئی تھی اس نے علیینہ کو چپ کروا کر الگ کیا پر الگ ہونے سے پہلے وہ اسکے کانوں کے پاس کچھ کہہ رہی تھی جسے سن کر وہ کچھ دیر کے لئے سکتے میں آگئی تھی اس نے اسے رخصت کیا اسکی آنکھوں میں اب بھی آنسو آرہے تھے ناجانے یہ آنسو کس بات پر نکلے تھے علیینہ کی رخصتی پر یا اسکی آخری بات پر؟

”اب اس برسات کو روک بھی دیں کہی کوئی ڈوب کر جان سے نا چلا جائے“ آواز اسکے کان کے بے حد قریب سے آئی اس نے پلٹ کر دیکھا وہاب اسکے آنکھوں کو بغور دیکھ رہا تھا

”اگر جان سے جانے کا ڈر کسی کو ہوگا تو وہ ڈوبنے کی غلطی نہیں کرے گا“ اس نے گاڑی کی طرف پلٹتے ہوئے کہا

”جنہیں برسات سے محبت ہو وہ اس کے پانی میں بھگینے اور ڈوبنے کے لئے جان کی پرواہ نہیں کرتے“ وہ اسکے پیچھے آتے ہوئے کہہ رہا تھا گاڑی کا دروازہ کھولے اس نے ایک نظر اسکی طرف دیکھا: کاش تمہاری آواز کے ساتھ تم بھی وہی ہوتے! وہ سوچ کر رہ گئی ”آپ سے مل کر اچھا لگا وہاب صاحب اپنا خیال رکھنے گا اللہ حافظ“ وہ اسے الوداعی کلمات بول کر گاڑی آگے لے گئی پر کسی کی مسکراتی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔

وہ سونے کے لئے لیٹی تھی مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی اسے علیینہ کی طرف سے فکر نہیں تھی وہ اپنی پسند سے بیاں کر گئی تھی اسے تو رہ رہ کر اسکی آخری بات یاد آرہی تھی جب وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے کہہ رہی تھی

”وہاب بہت اچھا لڑکا ہے آپی اور آپکوں پسند بھی کرتا ہے اسکے بارے میں سوچتے گا میں جلد آپکے پر کاٹنے والی ہوں“

وہ سکتے میں آگئی تھی کیا وہ سچ میں اتنا اچھا ہے جتنا اچھا وہ تھا؟ کیا وہ سچ میں اسے پسند کرتا جتنا وہ کرتا تھا؟ ہاں وہ میرے پر کاٹ ہی تو دیگا میرے پر لگانے والا تو مجھے اڑنے کے لئے چھوڑ گیا!

نہیں وہ تو چھوڑ کر نہیں گیا اسے چھوڑنے پر مجبور کیا گیا تھا؟ اسکی سوچ اب 6 سال پہلے جاچکی تھی



وہ اپنی کلاس کے لئے لیٹ ہو رہی تھی عائشہ کے ساتھ باتوں میں اسے ٹائم کا پتا ہی نہیں لگا وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی یونی کی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی کلاس کی طرف جارہی تھی کہ اوپر سے اترتے ایک سٹوڈنٹ کے ساتھ اسکی ٹکر ہوگئی تھی اسنے خود کو گرنے سے روکنے کے لئے اسکا بازو پکڑ لیا تھا وہ فوراً خود کو سنبھالتی اسے دیکھے بنا معذرت کرتی وہاں سے چلی گئی

گھر آکر وہ آرام کی نیت سے لیٹی ہی تھی کہ علیینہ اس کے کمرے میں آتے ساتھ فرمائشی پروگرام کھول کر بیٹھ گئی

”آپی آج باہر جاکر پیزا کھاتے ہیں میرا بہت دل کر رہا ہے“ وہ اسکے پاس آکر بولی
”علینہ میں تھوڑا آرام کرلوں پھر چلتے ہیں تم بھی جاکر یونیفارم چینج کرو ابھی تک کالج کے کپڑوں میں بیٹھی ہو“ اسے کالج کے کپڑوں میں دیکھ کر اس نے ہدایت دی
اوک آپ میں بس ابھی چینج کر کے آئی وہ تیزی سے وہاں سے گئی اور تھوڑی دیر میں چینج کر کے اس کے سامنے تھی وہ اسی حلیے میں اس کو لے کر پیزا پوائنٹ پہنچ چکی تھی پیزا آرڈر کر کے وہ اس سے پوچھ رہی تھی ”آپی پاپا کب تک آئینگے؟“

”بس انکی ایک دو مینٹگس رہ گئی ہیں ان سے فری ہو کر ایک ویک میں آجائینگے“ اس نے اپنے موبائیل میں ایک میسج ٹائپ کرتے ہوئے اسے جواب دیا تھا اتنے میں آرڈر آچکا تھا موبائیل رکھ کر وہ اور علیینہ پیزا کھانے گئے کھانے سے فارغ ہو کر وہ بل پے کرتی ہوئی فوراً گھر کے لئے نکلی تھیں کیونکہ فارحہ نے کچھ نوٹس ریڈی کرنے تھے اور علیینہ نے اب آرام سے سونا تھا

وہ نوٹس بناتے ایک پوائنٹ پر کنفیوز تھی اس نے سوچا عائشہ سے کال کر کے پوچھ لے لیکن اسے موبائیل نظر نہیں آ رہا تھا ہر جگہ دیکھنے کے بعد بھی اسے موبائیل نہ ملا تو علیحدہ نمبر سے کال کر کے چیک کرنے لگی دوسری بیل پر کال ریسپو ہوئی تھی اور ایک مردانہ مگر دلکش آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی :

”ہیلو! کون بات کر رہا ہے؟ وہ اسکے سوال کو نظر انداز کرتی ہوئی بولی ”آپ کون ہیں؟ اور میرا سیل آپکے پاس کیا کر رہا ہے؟“ او تو یہ آپ ہیں! اسکی آواز میں ایک خوشگوار آچکی تھی ”ڈونٹ وری مس آپ اپنا سیل پیزا پوائنٹ میں بھول چکی تھیں کل آپ تک پہنچ جائیگا آپ بے فکر رہیں“ اس نے اسے مطمئن کیا تھا ”مگر آپ مجھ تک پہنچائیں گے کیسے؟ اسے ایک اور فکر لاحق ہوئی۔“ آپ فکر مت کریں مس یہ میرا کام ہے کل صبح موبائیل آپکے ہاتھ میں ہوگا“ اس نے جس یقین سے کہا تھا فارحہ مطمئن ہو چکی تھی اور اس کا شکریہ ادا کرتی موبائیل رکھ چکی تھی

✖

وہ کینٹین میں آکر بیٹھی تھی صبح ناشتہ نہ کرنے کی وجہ سے اسے بھوک لگ رہی تھی ابھی وہ آرڈر دینے ہی لگی تھی کہ اسے اپنے پاس سے آواز آئی ”کیا میں آپکو جوائن کر سکتا ہوں“ اس نے نظر اٹھا کر دیکھا بلیک شرٹ کے ساتھ جینس پہنے ہلکی سے بیئرڈ، سکانلش بالوں کی کٹنگ، گہری براؤن آنکھیں، ہونٹوں پر مسکان سجائے وہ جواب کا منتظر تھا ناجانے اس میں ایسی کیا کشش تھی کہ اس نے بے خیالی میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

شکریہ محترمہ ! وہ خوش باش سا اسکے سامنے والی کرسی میں بیٹھ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے آرڈر بھی دے چکا تھا وہ اسے سوالیاں نگاہوں سے دیکھ رہی تھی

”ویسے جس طرح آپ مجھے کل نظر انداز کر کے گئی تھی مجھے لگا تھا کہ آج بھی دیکھنا گوارا نہیں کریں گی“ وہ مسکراتے ہوئے اس سے بے تکلفی سے مخاطب ہوا

”میں نظر انداز کر کے گئی تھی؟ نہیں میں آپکو فرسٹ ٹائم دیکھ رہی ہوں“ اس نے یاد کرتے ہوئے کہا

”لیکن میں آپکو تیسری مرتبہ دیکھ رہا ہوں“ وہ تھوڑا جھک کر مخاطب ہوا

”کب؟“ وہ تجسس سے پوچھ رہی تھی

”ایک بار تب جب آپ زور دار ٹکر مار کر مجھے دیکھنے کی توفیق کئے بنا بھاگ گئی تھی“ وہ ہاتھوں سے اشارے کرتے ہوئے اسے بتا رہا تھا۔

اسکے انداز پر اسے ہنسی آگئی تھی اور کل والا ٹکراؤ بھی یاد آگیا تھا

”جی نہیں میں دراصل جلدی میں تھی اسلئے ایسا ہو گیا“ اب وہ بھی مسکراتے ہوئے بول رہی تھی

اس میں کچھ تھا جو فارحہ کو اس سے باتیں کرنا اچھا لگ رہا تھا۔

”جی جی آپکی شترمرغ کی رفتار سے اندازہ ہو گیا تھا مجھے“ اس کے جواب پر وہ بھرپور انداز ہنستے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔

”اور دوسری ٹکر کب ماری میں نے؟“ وہ اسکے سوال پر ہنسنے لگا تھا اتنے میں انکا آرڈر آچکا تھا وہ

سینڈوچ لیتے ہوئے بولا ”ایک شرط بر بتاؤنگا“ وہ اسے سوالیاں نظروں سے ریکھنے لگی ”کیسی

شرط؟“

”آج سے آپ روز ٹکرائیگی“ وہ چائے کا کھونٹ لیتے ہوئے بولا

”کیا مطلب؟“ وہ سمجھ نہیں پاء اسکی بات

”مطلب یہ کہ آپ تین بار ٹکرا چکی ہیں آج تو سینڈوچ بھی کھلا رہی ہیں تو ہم دوست تو بن چکے ہیں نا اسلئے دوستوں کو روز ہی ٹکرا مانی چاہیے“ وہ اس کی بات پر مسکرائی تھی کتنے الگ انداز میں وہ اسے دوستی کی دعوت دے رہا تھا روز ملنے کی خواہش کا اظہار کر رہا تھا نا محسوس طریقے سے اس کے یہاں آنے کا سبب بتا رہا تھا۔ وہ اس کے اس انداز سے متاثر ہو چکی تھی اس لئے اسے اعتراض بھی نہیں تھا ویسے بھی وہ اوپن مائنڈڈ فیلمی سے تعلق رکھی تھی دوستی عام سی بات تھی۔

”ضرور مجھے اس شرط پر کوء اعتراض نہیں“ اس نے اپنا کپ اٹھاتے ہوئے اسے جواب دیا

”زبردست! اسی خوشی میں آپکے لئے ایک چھوٹا سا تحفہ لایا ہوں“ وہ اپنے بیگ سے اب کچھ نکال رہا تھا۔ جیسے اسے یقین تھا کہ وہ انکار نہیں کرے گی ایک پاوچ نکال کر اسنے اسکے سامنے رکھا تھا جسے وہ دیکھ کر سوچ رہی تھی کہ اسے کیا کہنا چاہیے اب

”اتنا مت سوچیں ہماری دوستی کی شروعات کا اک عام سا تحفہ ہے مجھے خوشی ہوگی اور اسے لینے

کے بعد آپکو مجھ سے زیادہ خوشی ہوگی“ وہ نا سمجھتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی

”مجھے کیوں خوشی ہوگی؟“

”وہ اسے دیکھنے کے بعد آپکو پتا چل جائیگا“

اس نے شکریہ کہتے ہوئے وہ پاوچ اٹھایا تھا اور اسے کھولنے ہی اس کے اندر سے جو چیز نکلی تھی وہ

خوشی اور حیرانی سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی ”یہ آپکے پاس کہا سے آیا؟“

”آپکی دوسری ٹکر پر ” اس کے جواب پر وہ ہنس پڑی تھی اور وہ اس کے ایک ایک ایکسپریشن کو غور سے دیکھ رہا تھا

”آپکا بہت بہت شکریہ مسٹر آپنے آج صبح ہی موبائیل مجھ تک پہنچا دیا” وہ مسکراتے ہوئے اسے شکریہ کہہ رہی تھی اور وہ اسکی مسکراہٹ پر قربان ہو گیا تھا

”بائے داوئے! میرا نام مسٹر تو بالکل بھی نہیں ہے مس...؟ وہ اسکا نام جاننے کے لئے رکا تھا

”فارحہ ” اسنے اسکا جملہ مکمل کیا

”صالح ” وہ گہری مسکراہٹ لے اسے دیکھ رہا تھا آخر فارحہ صالح ساتھ بولا گیا تھا۔

” بہت اچھا لگا آپلے مل کر مسٹر صالح میری کلاس کا ٹائم ہو چکا ہے میں چلتی ہوں ” وہ اٹھتے ہوئے اسے الوداع کہنے لگی صالح بھی اٹھ چکا تھا ”پھر ملاقات ہوگی فارحہ ” وہ الوداع نہیں دوبارہ ملنے کا کہہ کر چلا گیا اور فارحہ اپنی کلاس کی طرف۔

✖

اور پھر روزانہ ہی وہ کینیٹین میں ملتے تھے دونوں میں اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی یونیورسٹی کے علاوہ بھی موبائیل میں انکا رابطہ رہتا تھا کسی نہ کسی وہ ایک دوسرے سے محبت بھی کرنے لگے تھے مگر ابھی اظہار نہیں ہوا تھا شاید دونوں ہی اپنی تعلیم ختم ہونے کا انتظار کر رہے تھے کیونکہ محبت تو اک دوسرے کی آنکھوں میں وہ دیکھ چکے تھے اسلئے ایک دوسرے کو منانے والے مرحلے سے وہ مطمئن تھے۔ صالح کی فیملی میں اسکی ایک بہن سائرہ اور اس کے والدین تھے جنہیں وہ فارحہ کے بارے

میں بتا چکا تھا تاں کہ آگے کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہ آئے اور فارحہ وہ علیینہ سے صالح کے بارے میں اتنی باتیں کرتی تھی کہ علیینہ اپنی بہن کے دل کی آرزو جان چکی تھی اور اس کے لئے دعاگو تھی فارحہ سے اسے صالح سے ملنے کی کئی بار خواہش کے تھی مگر وہ ہر بار ٹال دیتی تھی لیکن اب تو اسکے پاس ایک بہترین موقع آگیا تھا جسکا وہ فائدہ اٹھاتے ہوئے صالح سے ملنا چاہتی تھی اور اسی سلسلے میں وہ فارحہ سے بات کرنے اسکے کمرے میں آئی تھی جہاں ہو اپنی کل کے پیپر کی تیاری میں لگی تھی۔

میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا آپ؟ وہ اسکے پاس بیٹھتی ہوئے کہہ رہی تھی
"ارے نہیں تم مجھے کبھی بھی ڈسٹرب نہیں کر سکتی میری پیاری بہنا" فارحہ نے اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا
"کل آپکا آخری پیپر ہے آپی آپ آزاد ہو جائیگی میں سوچ رہی تھی اسی خوشی میں گھر میں اک چھوٹا فنکشن رکھ لیا جائے" فارحہ اسکی بات کا مطلب اچھے سے سمجھ چکی تھی کہ وہ فنکشن کس خوشی میں رکھنا چاہ رہی تھی

"علینہ تم بھی عجیب ہو پیپر ختم ہونے کی خوشی میں کون پاگل کرتا ہے فنکشن"
"ہم کرمنگے آپی فنکشن ایک فی روایت ایجاد کرمنگے پلینز آپی ہمارے کھر میں کونسا کوئے بڑا بھاء ہے جسکی شادی کا انتظار کریں گے فنکشن کے لئے اسی بہانے کو یادگار بنا لیں نا؟" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے منارہی تھی

"چلو ٹھیک ہے تمہاری خوشی کے لئے میں یہ اٹکھا کام بھی کر لیتی ہوں" فارحہ نے مسکراتے ہوئے رضامندی ظاہر کی آخر اپنی بہن کی خواہش رد کیسے کر سکتی تھی

”او آپنی یو آر دی گریٹ سسٹران دس ولد“ علیہ نے خوشی سے اسے گلے لگایا تھا

”اچھا اب جاؤ مجھے پڑھنا ہے“ علیہ اسے چھوڑ کر چلی گئی اور وہ اپنی بہن کی معصومیت پر مسکرا رہی تھی آخر وہ اسکے امتحان کے بہانے سے اپنی سالگرہ یادگار بنانا چاہتی تھی

رات کے کھانے میں وہ علیہ اور منصور احمد ساتھ بیٹھے تھے ہلکی پھلکی بات چیت کے ساتھ ساتھ کھانا کھایا جا رہا تھا جب منصور احمد نے پوچھا ”اور فارحہ پھر کل تمہارا آخری پیپر ہے؟“

”جی پاپا بس آپ دعا کیجیے گا“ اس نے دعا کی درخواست کی

”میری تو ساری دعائیں اپنی بیٹیوں کے نام ہیں“ انہوں نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

”ویلے پیپرز کے بعد کیا کرنے کا ارادہ ہے؟“ منصور احمد نے فارحہ سے پوچھا

”بس پاپا پیپرز کے بعد جاب کرونگی آپ تو جانتے ہیں صرف اچھی جاب کی لالچ میں میں نے اکاؤنٹس میں ڈگری لی ہے“

”اور شادی کے بارے میں کیا خیال ہے“ منصور احمد نے بات کا رخ بدلہ تھا شادی کی بات پر فوراً ہی اسکا دل صالح کا نام پکارنے لگا تھا وہ اپنی اندرونی حالت سے الجھ رہی تھی اور علیہ اسکی کیفیت سمجھ کر مسکرا رہی تھی

”شادی تو پاپا جاب کے بعد ہی ہوگی“ اس نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا دل اب بھی صالح کا نام لے رہا تھا

”چلیں پھر ہم اپنی بیٹی کی اس خواہش کے پورے ہونے کا انتظار کر لیتے ہیں لیکن اسکے بعد ہماری خواہش پوری ہوگی“ منصور احمد نے کوئی اعتراف نہیں کیا تھا ویلے بھی وہ بیٹیوں کی مرضی کو اہمیت دینے والے باپ تھے

"کونسی خواہش پایا؟" علیہ نے سمجھتے ہوئے بھی فارحہ کو چھیڑنے کے لئے پوچھا

"اپنی بیٹی کو دلہن بنانے والی" منصور احمد بے پیار سے اسے دیکھتے ہوئے کہا فارحہ کا دل زور سے دھڑکا تھا بات کا موضوع بدلنے کے لئے اس نے علیہ کی طرف حملہ کیا تھا

"پتا ہے پایا علیہ کچھ دن میں اس گھر میں ایک فنکشن کرنا چاہتی ہے" اب سر جھکانے کی باری علیہ کی تھی

"فنکشن! مگر کس چیز کا؟" منصور احمد نے سوالیاں نگاہوں سے علیہ کی طرف دیکھا لیکن جواب فارحہ کی طرف سے آیا تھا

"میرے پیپرز ختم ہونے کی خوشی کا" فارحہ کے جواب پر منصور احمد پہلے حیران پھر فارحہ کا اشارہ سمجھ کر ہنس پڑھے تھے

"اچھا تو ہماری بیٹی پیپرز ختم ہونے کی خوشی منانا چاہتی ہے؟" انہوں نے مسکراتے ہوئے علیہ سے پوچھا

"پاپا اب کوء تو بہانہ ہونا چاہئے نا فنکشن کا" علیہ نے معصومیت سے جواب دیا

"ضرور کیوں نہیں ہم ایک اعلیٰ سا فنکشن کریں گے جس میں تم دونوں کے سارے دوست آسکتے ہیں" انہوں نے یہاں بھی بیٹی کی خواہش پوری کی تھی

"تھینک یو سوچ پایا پھر کب رکھ رہے ہیں ہم فنکشن؟" اس نے ایکسانٹمنٹ سے پوچھا

"اسی ویک اینڈ پر ٹھیک ہے" منصور احمد نے سوچتے پوئے رائے لی

"بلکل ٹھیک ہے میں کل ہی سب کو انوائٹ کرونگی اور آپ بھی سب کو بلانا باقی تیاریاں تو آپ دونوں کر ہی لینگے" علیہ نے جیسے سب کچھ تہہ کر لیا تھا

” بلکل جی تیاریاں ہم کریں گے آپ بس مزے لینا ” فارحہ کے جواب پر تینوں کا قہقہہ بلند ہوا تھا

✕

کیسا ہوا پھر تمہارا پیپر میڈم؟ صالح نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا آج آخری پیپر یعنی یونیورسٹی کا بھی آخری دن تھا تو صالح اسے لیکر ایک ریسٹورنٹ میں آیا تھا

” بہت اچھا مجھے یقین ہے ریزلٹ بھی اچھا آئیگا ” فارحہ نے یقین سے کہا تھا

” یہ تو بہت اچھی بات ہے لیکن اب ہمارا کیا ہوگا؟ ” فارحہ اسکی بات سمجھ نہیں سکی تھی

” کیا مطلب ہمارا کیا ہوگا؟ ” صالح کی پریشانی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ غور سے اسے دیکھ رہا تھا

” اب ہم کیسے روز ملیں گے فارحہ کیا روز تم مجھ سے باہر مل سکوگی؟ ” عجیب الجھن تھی اسکے انداز

میں۔ کیا مجھ سے روز ملنا اسکے لئے اتنا اہم تھا فارحہ اس کے سوال کا جواب ڈھونڈ رہی تھی روز ملنا تو

ممکن نہیں تھا آخر

” ہم مل روز نہیں سکیں گے صالح پر موبائل پر بات ہوتی رہے گی پھر ہم کبھی کبھی مل بھی

لینگے ” اس نے جیسے اسے مطمئن کرنا چاہا تھا

” نہیں فارحہ مجھے عادت ہوگئی ہے تم سے روز ملنے کی اب میں نہیں چاہتا کہ یہ ہماری آخری ملاقات

ہو کیا اسکا کوئی ایسا حل نہ نکال لیا جائے کہ ہم آرام سے مل سکیں ” اسکا انداز معنی خیز تھا فارحہ

اسکی بات سمجھتے ہوئے گھبرا گئی تھی کیا وہ اب اصل بات پر آنے والا ہے

” ویلے آخری ملاقات کو یہ نہیں ہے ہم دو دن بعد ہی دوبارہ ملیں گے ” اسنے بات زخ بدلنا چاہا تھا

”دو دن بعد وہ کیسے؟“

”دو دن بعد علیہ کی سالگرہ ہے اسی لئے ایک چھوٹا سا فنکشن رکھا ہے گھر میں اور مجھے اچھا لگے گا اگر تم بھی آؤ گے تو“

”ضرور میں ضرور آؤں گا اسی بہانے تمہاری فیملی سے بھی ملاقات ہو جائیگی اور وہ بھی مجھے دیکھ لینگے“ اس نے آگے کی طرف جھک کر معنی خیز انداز میں کہا فارحہ نے نظریں چڑالی تھی اتنے میں انکا آرڈر آگیا تھا اور دونوں کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے تھے

ڈیکوریشن کی ساری تیاریاں تو فارحہ نے ہی کی تھی اسکا پسندیدہ کام تھا گھر سجانا اور اب تو بہانہ بھی تھا علیہ کے لئے اس نے گفٹ صالح کے ساتھ کھانے کے بعد جا کر لے لیا تھا آج صالح کے آنے سے اسے عجیب سی خوشی تھی وہ خود بھی چاہتی تھی کہ اس کے پاپا صالح سے مل لیں اسے یقین تھا صالح انہیں بہت پسند آئیگا اور وہ آئیگا بھی تو خود کو پسند کروانے ہی۔ اسی سوچ کے ساتھ اسکے ہونٹوں میں ایک دلکش مسکراہٹ آئی تھی

”اکیلے اکیلے مسکرایہ جا رہا ہے خیریت تو ہے نا؟“ علیہ نے اسکے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا وہ اس کی سوچوں کو اسکی آنکھوں سے پڑھ رہی تھی

”تم بھی مسکراؤ ساتھ کس نے روکا ہے آج تو تمہارا دن بھی ہے“ فارحہ نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا

”میں تو مسکراتی ہی رہوں گی بلکہ آج تو زیادہ مسکراؤ گی۔ آپ اب تیار ہو جائیں آپکے بھی دوست آنے والے ہوں گے“ اس نے مسکراتے ہوئے فارحہ سے کہا

”دوست تمہارے بھی آنے والے ہیں تم بھی چلی جاو میڈم تم نے فرصت سے تیار ہونا ہے میں تو پانچ منٹ میں ہو جاؤنگی“ فارحہ نے جیسے اسکے اوپر بات پلٹی تھی

”چلیں دونوں ساتھ چلتے ہیں دیکھتے ہیں کون پہلے تیار ہوتا ہے“ اس نے فارحہ کو اپنے ساتھ کھینچا تھا

”اوکے ڈن“ فارحہ بھی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

✕

فارحہ اور علیہ کے سارے دوست آپکے تھے لیکن ایک وہی نہیں آیا تھا جس سے ملنے کے لئے علیہ نے اس فنکشن کا بہانہ کیا تھا اور جس کے آنے کا انتظار فارحہ کو بھی تھا سارے مہمان آپکے تھے اور کیک کاٹنے کا وقت بھی ہو گیا تھا لیکن وہ اب تک نہیں آیا تھا علیہ اور فارحہ دونوں ہی اب مایوس ہو چکی تھی اس لئے کیک کاٹنے کے لئے مہمانوں کو جما کر دیا گیا تھا علیہ کے ایک طرف فارحہ اور ایک طرف منصور احمد تھے علیہ اب کیک کاٹنے کے لئے چھری اٹھا چکی تھی کہ کسی کی آواز نے ہاتھ روک لئے کوئی لڑکا بھاگتا ہوا آ رہا تھا اسکے ہاتھ میں ایک گفٹ تھا بلیک سوٹ میں ہلکی داڑھی میں وہ ایک شاندار پرسنلیٹی کا مالک تھا وہ فارحہ کے پاس آکر رکا تھا

”سوری مس علیہ میں تھوڑا لیٹ ہو گیا سالگرہ بہت بہت مبارک ہو یہ آپکے لئے“ علیہ اس شاندار بندے کو سوالیاں نگاہوں سے دیکھ رہے تھے منصور احمد بھی پہچان نہیں سکیں تھے فارحہ نے دونوں سے مخاطب ہوتے ہوئے تعارف کروایا تھا

”یہ میرے یونیورسٹی فیلو ہیں صالح! اور صالح یہ میری بہن علیہ اور یہ میرے پاپا“ علیہ نے فارحہ کی پسند کو آنکھوں ہی آنکھوں میں داد دی تھی اور اسکا گفٹ شکریہ کہتے ہوئے لے لیا تھا

”اسلام و علیکم انکل“ صالح نے انکی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تھا جسے منصور احمد نے تھام کر سلام کا جواب دیا تھا

پھر سالگرہ کے تقریب شروع ہو چکی تھی منصور احمد اور فارحہ کے ساتھ ساتھ تمام دوستوں نے علیہ کو بے شمار گفٹ دیئے تھے اب کھانے کا دور چل رہا تھا جب فارحہ صالح کو خاموش کھڑا دیکھ کر اسکے پاس آئی تھی

”تم کھانا کیوں نہیں کھا رہے“ اس نے صالح کے سامنے آکر کہا

”کوئی لفٹ ہی نہیں کروا رہا مجھے کیسے کھاؤ کھانا“ صالح اسے نگاہوں کے گرفت میں لیتے ہوئے بولا

”سوری وہ بس میں مہمانوں میں ہی لگی ہوئی تھی تمہیں ٹائم نہیں دے سکی“ اس نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا

”کوئی بات نہیں اب دے دو میں کونسا چلا گیا ہو“ صالح نے اسکی شرمندگی دور کی تھی

”لیکن کھانا تو کھا لو“

”کھانا میں تمہارے ساتھ کھاؤنگا ورنہ نہیں“ فریحہ نے پلٹ کر علیہ کی طرف دیکھا وہ اپنی دوستوں کے ساتھ مگن تھی اور منصور صاحب اپنے

”ٹھیک ہے آویہاں بیٹھ جاتے ہیں“ فارحہ نے دو کرسیوں کی طرف اشارا کیا دونوں وہاں بیٹھ چکے تھے کھانا بھی رکھ دیا گیا تھا دونوں کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو صالح نے اس سے کہا

”ویسے اس سَمپل حلیے میں بھی تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو“ فارحہ نے نظریں جھکا کر شکریہ کہا تھا وہ بہت غور سے اس کے ایک ایک نقش کو دیکھ رہا تھا

”میں یہاں دوبارہ آنا چاہوں گا فارحہ اپنی فیملی کے ساتھ ہمیں انوائٹ کرو گی نا“ یہ کیسا انداز تھا اسکا؟ کیا اظہار تھا یہ؟ کیا وہ اسکا حالِ دل جاننا چاہتا تھا؟ کیا اتنی پاکیزہ محبت ہے کے الفاظ بھی بالکل پاک چنے تھے؟ کیا اس انداز میں بھی کوئی ایسا اظہار کرتا ہے؟ فارحہ اپنی سوچوں میں گم اسے دیکھنے میں لگن تھی کہ کچھ دیر انتظار کے بعد صالح نے اس کے چہرے کے آگے چٹکی بجائی تھی وہ چونک گئی تھی آخر اسے ہوا کیا تھا وہ سر جھکا گئی تھی

”اسکا مطلب میں آج بہت بینڈسم لگ رہا ہو بلکل تمہاری ٹکر کا“ صالح مسکراتے ہوئے خود کو داد دے رہا تھا وہ بھی مسکرا دی تھی

”میرے سوال کا جواب نہیں دیا فارحہ؟“ وہ دوبارہ سنجیدہ ہو گیا تھا فارحہ کے لئے جواب دینا مشکل ہو گیا تھا

”انویٹیشن کی کیا ضرورت ہے تمہاری دوست کا گھر ہے جب چاہے آجاؤ اور فیملی کو بھی لے آؤ“ اس نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا تھا۔ ایک جاندار مسکراہٹ صالح کے لبوں پر آئے تھی آنکھیں چمک رہی تھی اسکا چہرہ اسکی خوشی کا گواہ بن گیا تھا فارحہ دھیان بدلنے کے لئے اٹھ گئی تھی

”شکریہ فارحہ میں اپنی دوست کے پاس جلد آؤں گا“ اس نے اس کے تھوڑا قریب ہو کے کہا تھا فارحہ فوراً وہاں سے چلی گئی تھی دونوں کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ تھی جس نے علیحدہ کو دور کھڑے ہی سب بتا دیا تھا اس نے اپنی بہن کے لئے دعا کی تھی۔



وہ اخبار پکڑے ہوئے اچھی جاب پر دائرہ بناتی جارہی تھی اب اس نے کل تین جگہ جانا تھا صالح کی طرف سے وہ مطمئن ہوگئی تھی ابھی دو دن پہلے ہی تو وہ اسے کہہ کر گیا تھا کہ وہ اسی کے پاس آئیگا اس نے اب نوکری کا ارمان پورا کرنا تھا اس لئے وہ دوپہر کے کھانے کے بعد اخبار لیکر بیٹھ گئی تھی علیہ کے امتحان قریب تھے اس لئے وہ اپنے کمرے میں پڑھ رہی تھی اتنے میں فارحہ کا موبائل بج اٹھا اس نے دیکھا کوئی انجان نمبر تھا

”ہیلو! کون بات کر رہا ہے؟“ اس نے سیدھے ہوتے ہوئے پوچھا
”مس فارحہ بات کر رہی ہیں؟“ دوسری طرف کوی مردانہ آواز تھی
”جی پر آپ کون؟“

”میڈم میں ہاسپٹل سے بات کر رہا ہوں آپکے والد کا بہت خطرناک ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے تھے ہمیں آپکا نمبر.....!! وہ نجانے اور کیا کہہ رہا تھا فارحہ کے ہاتھوں سے موبائل گرچکا تھا اور ایک دلخراش چیخ نکلی تھی جس نے تمام ملازمین اور علیہ کو وہاں آنے پر مجبور کر دیا تھا۔

تین دن گزر چکے تھے اور اسے احساس تک نہیں ہو رہا تھا لوگ اسکے پاس آرہے تھے گلے مل رہے تھے افسوس کر رہے تھے اور واپس جارہے تھے اور وہ ایک مشین کی سی کیفیت میں جواب دے رہی تھی علیہ کا رورو کر برا حال ہوچکا تھا اور اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اسے سنبھال سکتی سب رشتہ دار افسوس کر کے چلے گئے تھے ان اکیلی دو لڑکیوں کا خیال کسی کو نا آیا تھا آخر جوان لڑکیوں

کی ذمہ داری کون لیتا ہے ؟ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب صالح کی آواز اسکے کانوں تک پہنچی تھی

”بہت اچھا کر رہی ہو تم فارحہ تمہیں یقیناً ایسا ہی کرنا چاہیے آخر تمہارے والد کا انتقال ہوا ہے اب تمہیں انکا ہی سوچنا چاہیے اور جہاں تک بات علیینہ کی ہے اس سے تو تمہارا تعلق انکل کے ساتھ ختم ہو گیا نا؟“ وہ اسکی بات پر تڑپ اٹھی تھی ”یہ تم کیا کہہ رہے ہو صالح وہ میری بہن ہے میری زندگی ہے اس سے میرا تعلق موت بھی ختم نہیں کر سکتی“ اس نے غم اور غصے کی کیفیت میں کہا تھا ”تو یہ کیسا تعلق ہے فارحہ کے تم اپنے غم میں اتنی گم ہو گئی کہ تمہیں اپنی بہن کا خیال نہیں رہا وہ رو کر بری حالت کر چکی ہے اپنی اس نے ایک نوالہ ہلک سے نیچھے نہیں اتارا اور تم اسکی بہن ہونے کے داویدار اپنے آپ میں لگن ہو“ صالح کی بات اسے چھ رہی تھی وہ فوراً ہی اٹھ کر علیینہ کے کمرے میں گئی تھی اب اسے علیینہ کو سنبھالنا تھا اسے اسکا غم بانٹنا تھا اب ان دونوں کو ہی ایک دوسرے کا سہارا بننا تھا

✖

اسے اپنے پاپاہی کی کمپنی میں اچھی جاب مل گئی تھی علیینہ اب اسکی ذمہ داری تھی وہ اپنے پاپا کے تمام خواب پورے کرنا چاہتی تھی وہ علیینہ کو اچھی تعلیم دلوانا چاہتی تھی ایک اچھے گھر میں اسکی شادی کرنا چاہتی تھی قیامت والے دن اپنے ماما پاپا کے سامنے سرخرو ہونا چاہتی تھی اور ان سب ارمانوں کو پورا کرنے کے لئے اسے اب محنت کرنی تھی کھر سنبھالنا تھا اخراجات پورے کرنے تھے

اور یہ سب سالوں میں مکمل ہونا تھا تو کیا وہ صالح کو سالوں انتظار کروائے گی کیا اب وہ شادی کرے گی؟ نہیں وہ شادی نہیں کرے گی وہ علیینہ کے لئے اسکے مستقبل کے لئے جیسے گی وہ صالح کو انکار کر دے گی۔

فارحہ آفس سے آکر لاونچ میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی علیینہ اپنے کمرے میں تھی اسکے امتحان چل رہے تھے اتنے میں ملازمہ نے آکر فارحہ کو صالح کی آمد کی اطلاع دی وہ ڈرائنگ روم میں گئی تو صالح اسے سلام کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا اس نے سلام کا جواب دیکر سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا ایک دوسرے کا حال چال پوچھنے تک ملازمہ چائے لے آئی تھی تو صالح نے اپنی بات کا آغاز کیا تھا "فارحہ میں تم سے اجازت لینے آیا ہوں" وہ صالح کے بات سمجھ چکی تھی پر آج اسکا دل دھڑکا نہیں تھا آج وہ فیصلہ کر کے بیٹھی تھی

"کس بات کی اجازت؟" اس نے صالح سے پوچھا "اپنی فیملی کو آپ سے ملوانے کی اجازت" صالح نے جیسے بہت مناسب الفاظ میں بات کی تھی مگر اپنی بات کا وہ ردِ عمل اسے فارحہ کے چہرے پر نہیں دکھ رہا تھا جو پہلے دکھتا تھا "میں معذرت چاہتی ہوں صالح مگر آپکی فیملی سے نہیں مل سکو گی کبھی" اس نے صالح کے اوپر برم پھوڑا تھا وہ فوراً اٹھ گیا تھا فارحہ بھی اسکے سامنے کھڑی ہو گئی تھی "یہ تم کیا کہہ رہی ہو فارحہ تم ایسے کیسے اپنی بات سے پلٹ سکتی ہو" وہ دُکھ اور حیرانگی کی حدوں میں تھا

”پہلے کی بات اور تھی صالح وہ میری زندگی تھی یہ میری بہن کی زندگی ہے اور میں اپنی زندگی اسکے نام کر چکی ہوں میں اپنے پاپا کی ساری امیدیں پوری کرونگی جو انہوں نے علیینہ سے لگائیں تھیں میں اب علیینہ کے لئے جیونگی اپنے فرائض پورے کرونگی اور ان سب میں چاہے میری عمر لگ جائے مجھے پروا نہیں ہے میں اب اس سے آگے خود کے لئے کچھ نہیں کرونگی ”فارحہ کا لہجہ دو ٹوک تھا اسکے الفاظ اور اسکا یقین اس بات کا گواہ تھا کہ اب وہ اس بات سے پیچھے نہیں ہٹے گی کبھی

”ہم مل کر بھی تو یہ کر سکتے ہیں نا“ صالح نے اک امید کی نگاہ سے دیکھا تھا

”نہیں صالح یہ صرف میرے فرائض میری زندگی کا مقصد ہے اس میں کسی کی گنجائش نہیں“ اس نے صالح کو نا امید کر دیا تھا مگر وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا وہ اسکی محبت تھی

”ٹھیک ہے تمہیں جتنا وقت لینا ہے لو سالوں لگا دو میں انتظار کرونگا“ وہ اسکے قریب آیا تھا اسنے فارحہ کا ہاتھ تھاما تھا فارحہ اسے دیکھے جارہی تھی جیسے یہ آخری نظر ہو

”وعدہ کرو تم شادی صرف مجھ سے ہی کرو گی“ صالح نے وعدہ طلب نظروں سے اسے دیکھا تھا

”میرا انتظار مت کرنا صالح میں کبھی شادی نہیں کرونگی“ وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھوں سے نکالے ہوئے بول رہی تھی اور پھر اس سے رخ پھیر چکی تھی جیسے مزید اسے دیکھے گی تو ہمت ہار جائیگی

”تمہارا نہ صحیح فارحہ لیکن تمہاری پکار کا انتظار میں آخری وقت تک کرونگا“ وہ اس پر آخری نگاہ ڈال کر جا چکا تھا اسکے جاتے ہے وہ گرنے کے انداز میں زمین پر بیٹھ گئی تھی ساری ہمت آنسوؤں بن کر آنکھوں سے بہہ رہی تھی آج اسنے اپنے ہاتھوں سے اپنی محبت کو الوداع کہا تھا دروازے کے پیچھے کھڑی علیینہ اپنی بہن کی قربانی پر آنسوؤں بہا رہی تھا صالح گھر سے نکل رہا تھا علیینہ اسکے پیچھے دوڑی

تھی اسے معافی مانگنی تھی اسے معافی چاہیے تھی صالح سے وہ ان دونوں کی محبت کے ادھورے رہ جانے کی ذمہ دار تھی۔

اور پھر وہ کبھی نہیں آیا تھا علیہ کی تعلیم اور اسکی اچھی زندگی کے لئے فارحہ دن رات کی محنت کر رہی تھی اور وقت کا پھسہ تیزی سے چل رہا تھا۔

✖

صبح ہو چکی تھی اور اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ ماضی کے اس سفر میں اسنے پوری رات آنسوؤں میں کزاری تھی وہ نماز کے لئے اٹھی تھی نماز سے فارغ ہو کر اب اسنے کچن کا رخ کیا تھا علیہ کے سسرال ناشتہ لے کر جانا تھا وہ ملازمہ کو ہدایت دے رہی تھی نگین خالہ بھی جاگ گئی تھی انکی ایک بیٹی اور بیٹا شادی کے بعد ہی گھر جا چکے تھے نگین خالہ بھی بس ولیمہ کا ہی انتظار کر رہی تھی ناشتہ تیار ہونے تک وہ بھی تیار ہوگئی تھی تب تک نگین خالہ نے ناشتہ گاڑی میں رکھوا دیا تھا وہ بھی گاڑی میں بیٹھ چکی تھیں فارحہ آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکی تھی۔

علیہ کا ولیمہ ایک اچھے سے ہاسٹل میں رکھا گیا تھا آج علیہ پر ٹوٹ کر روپ آیا تھا اسکا چہرہ ہی اسکی خوشی کا گواہ تھا علیہ کو مطمئن اور خوش دیکھ کر فارحہ کے دل کو بھی سکون آگیا تھا بلیک میکسی میں سلور کام، کھلے ہوئے بال اور میک اپ کے ساتھ وہ بے حد حسین لگ رہی تھی دور کھڑے وہاب کے نظریں اس پر سے ہٹنے کو انکاری تھیں فارحہ دور سے بھی اسکی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی اور مسلسل انور بھی کر رہی تھی وہ علیہ کے پاس آکر بیٹھی تھی

”پھر کیا سوچا آپنی آپنے؟“ علیہ نے وہاب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اسی طرف آ رہا تھا

”کس بارے میں؟“ وہ جان بوج کر انجان بن رہی تھی

”اسی ہیرو کے بارے میں جسکی نگاہیں ہی نہیں ہٹ رہی آپ پر سے“ علیہ نے کندھا مارتے ہوئے اسے چھیڑا تھا فارحہ نے ایک نظر اسے دیکھا جو اب اسکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا تھا

”بہت لمبی عمر ہے وہاب بھائی ہم آپکے بارے میں ہی بات کر رہے تھے“ علیہ نے خوش دلی سے کہا تھا فارحہ یہاں سے چلی جانا چاہتی تھی لیکن وہ راستے میں کھڑا تھا

”یہ تو میری خوش نصیبی ہے کہ اتنے خوبصورت لوگ میرا ذکر کر رہے تھے“ وہاب نے معنی خیزی سے فارحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو انجان بنی بیٹھی تھی

”آئی نہیں آئی وہاب بھائی“ علیہ نے پوچھا تھا

”نہیں انکی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی تم اپنے گھر آؤ گی تو وہ وہیں آکر آپ دونوں سے ملیں گی“

فارحہ نے نظر اٹھا کر دیکھا اسکی آنکھیں وہی مفہوم دے رہی تھی جو وہ سمجھ رہی تھی

”ایسی باتیں تو بس اسکے منہ سے ہی اچھی لگتی تھی“ وہ سوچ کر رہ گئی تھی

”ضرور ہم انتظار کریں گے“ علیہ کے جواب میں فارحہ نے گھور کر اسے دیکھا تھا اور وہ مسکرا رہی تھی

✖

اور پھر وہاب کی والدہ اور انکی بہن اسکے گھر آئی تھی لیکن فارحہ کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ آج ہی اصل بات پر آجائنگی انہیں تو پہلی ہی نظر میں فارحہ پسند آئی تھی اور انکا ارادہ تو جواب لیکر جانے کا تھا مگر

فارحہ کے خیال سے علیینہ اور ساحل (اسکا شوہر) نے سوچنے کا ٹائم مانگ لیا تھا اب علیینہ فارحہ کو منانے اسکے کمرے میں گئی تھی جہاں وہ سوچوں میں گم تھی

"وہاب بھائی کے بارے میں سوچ رہی ہیں آپ؟" اس نے فارحہ کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

"علیینہ تمہیں جلدی کس بات کی ہے؟" وہ افسردہ تھی اور علیینہ وجہ جانتی تھی

"جلدی نہیں آپ! یہ تو بہت سال پہلے ہو جانا چاہئے تھا لیکن آپنے اپنے فرائض کے لئے میری لئے اپنے بارے میں نہیں سوچا لیکن اب وقت آگیا ہے کہ میں بھی اپنا فرض ادا کروں اور میں آپ ہی کی بہن ہوں آپ! ہر حال میں کرونگی" علیینہ کا لہجہ بہت پختہ تھا وہ جانتی تھی اب انکار کی وجہ نہیں ہے

"لیکن وہاب کے معاملے میں تم جلدی نہیں کر رہی؟" اسے اب یہی راستہ نظر آیا تھا

"بلکل بھی نہیں میں اسے کئی سالوں سے جانتی ہوں اور سب سے بڑی بات وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور محبت کرنے والے کو مایوس کرنا تو زیادتی ہے نا آپ!؟" علیینہ کے جملے پر اسکا دل ملامت پر آگیا تھا ایسی زیادتی تو وہ سالوں پہلے کر چکی ہے اسکی آنکھوں میں نمی آئی تھی علیینہ اسکی وجہ جانتی تھی اس نے فارحہ کا ہاتھ تھاما تھا وہ علیینہ کی طرف متوجہ ہوئی تھی

"محبت بار بار دستک نہیں دیتی آپ! ایک بار چلی جائے تو لوٹ کر نہیں آتی اسے سمیٹ لیں آخر کسی کو اسکی محبت دلوا کر انسان پُر سکون ہو جاتا ہے" فارحہ اسے دیکھ رہی تھی پر سوچ کہی اور تھی

"سچ ہی تو کہہ رہی ہے محبت ایک بار چلی جائے تو واپس نہیں آسکتی اسکی محبت بھی تو چلی گئی بلکہ اسے تو خود بھیجا تھا اس نے اور اب یہ محبت اسکا کیا؟ آخر کسی کو تو اسکی محبت ملنی چاہیئے نا فارحہ کوئی تو خوش رہے" اسکے دل نے اسے جواب دیا تھا اور وہ مان گئی تھی

”ٹھیک ہے علیہ لیکن میں پہلے وہاب سے ایک بار ملنا چاہتی ہوں“ اس نے سوچ لیا تھا وہ یہ محبت سچ بتا کر حاصل کرے گی

”مجھے پتا تھا آپ میری بات ٹال ہی نہیں سکتیں اور وہاب بھاء سے آپکی ملاقات آپکی مہندی والے دن ہو جائیگی“ علیہ کی بات پر اسے کرنٹ لگا تھا

”مہندی؟“ وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی

”جی آپی تین دن بعد آپکی مہندی ہے مجھے معلوم تھا آپ مان جائیگی اور وہاب کی ماما کو بھی جلدی تھی تو ہم نے شادی کی ڈیٹ فلکس کر لی تھی مہندی والے دن ہی آپ دونوں کا نکاح ہوگا اور اس سے پہلے میں آپکی ملاقات کروا دوں گی“ علیہ بہت مزے سے اسے بتا رہی تھی اور وہ حیرت کی انتہا پر تھی اتنا کچھ ہو گیا اور اسے خبر ہی نہیں ”علیہ تم نے یہ...“ اس سے پہلے کی وہ آگے کچھ کہتی علیہ کان میں انگلی ڈالے ہوئے کمرے سے جا چکی تھی اور وہ اب اپنے آنسوؤں کے ساتھ تنہا تھی

گھر پھولوں سے سج چکا تھا علیہ نے کمال کی ڈیکوریشن کی تھی مہمان بھی آنا شروع ہو گئے تھے پر اسے ان سب چیزوں میں کوء دلچسپی نہیں تھی اسے تیار کرنے بیوٹیشن کو گھر بلایا گیا تھا اور وہ غیر جذباتی انداز میں تیار بھی ہو رہی تھی اس کے چہرے میں خوشی یا غم دونوں ہی جذبات نہیں تھے اور علیہ تیار یوں میں اتنی لگن تھی کہ اس نے فارحہ پر توجہ ہی نہیں دی تھی وہ بیوٹیشن کے جانے کے بعد خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی کہ علیہ اسکے کمرے میں داخل ہوئی

”ماشاء اللہ! آپی آپ تو آج ہی اتنی حسین لگ رہی ہیں کل تو وہاب بھائی پر قیامت کا سماں ہوگا“ اس کے چھپڑنے والے جملوں پر بھی اس کے چہرے پر کوئی چمک نہیں آئی تھی

”چلے آپکو کچھ دکھانا ہے“ وہ اسے لیکر کمرے سے باہر نکلی تھی اب اسے وہ گھر کے پیچھے کے طرف والے حصے میں لے آئی تھی یہ حصہ خاص طور پر سجایا گیا تھا پھولوں اور لائٹس کی روشنی نے اسکے خوبصورتی مزید بڑھا دی تھی علیینہ اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی اور اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے یہاں کیوں لائی تھی وہ واپس جانے کے لئے پلٹی تھی کہ کسی کے بازو سے ٹکرائی تھی اس نے نظر اٹھا کر دیکھا سامنے وہاب تھا جو گہری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی

”علینہ نے بتایا آپ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں“ وہ ہاتھ باندھے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا فارحہ نے اپنے تمام الفاظ جمع کئے تھے

”جی میں شادی سے پہلے آپکو کچھ بتانا چاہتی ہوں“ اس نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا تھا

”کہیں میں سن رہا ہوں“ وہ بہت اطمینان سے اسکی بات سننے کو تیار تھا فارحہ نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور پہلی ٹکڑ سے لے کر آخری ٹکڑ تک کی کہانی سنادی تھی وہاب اسے ویسے ہی دیکھ رہا تھا دو قدم اسکے قریب آیا تھا

”کیا آپ اس سے محبت کرتی تھیں؟“ فارحہ نے نظر اٹھا کر دیکھا وہ بہت سنجیدہ تھا

”ہاں“ زندگی میں پہلی بار اپنی محبت کا اقرار زبان سے کیا تھا اس نے وہ بھی کس سے؟ اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے

”کیا آپ آج بھی اس سے محبت کرتی ہیں“ وہ ایک قدم اور قریب آیا تھا اب وہ اسکے بے حد قریب تھا وہ ایک قدم پیچھے ہوئی تھی

”ہاں اور آخری سانس تک کرونگی“ اس نے نظر جھکا کر کہا

”اور میں آخری سانس تک تمہاری ہر پکار سنونگا“ اسنے ایک قدم اور بڑھایا تھا فارحہ نے حیرت سے نظر اٹھائی تھی یہ لہجہ یہ آواز یہ جذبات وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی کیا اسکے کانوں کو دھوکا ہوا تھا وہ بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھی وہاب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی اس نے اس کے چہرے کے سامنے چٹکی بجائی تھی وہ جیسے ہوش میں آئی تھی

”اسکا مطلب میں آج بہت ہیڈسم لگ رہا ہوں بالکل تمہارے ٹکر کا“ وہ دلکش مسکراہٹ لے تھوڑا جھک کر بولا تھا

”صالح“ اسکی حیرت نے زبان کو بس اتنا ہی بولنے کی اجازت دی تھی

”شکر ہے تم نے پہچان لیا ورنہ مجھے تو لگا تھا مجھے اپنی شادی میں بھی یہ نکلی داڑھی، یہ مونچھیں، اور یہ لینس لگانے پڑینگے“ اس نے ایک ایک چیز ہٹاتے ہوئے کہا تھا اب اسکا اصل چہرہ سامنے آچکا تھا وہ بے اختیار اسکے سینے میں سر رکھ کر رو رہی تھی اور اب اسے گلے مارتے ہوئے کہہ رہی تھی

”بہت بُرے ہو تم صالح اتنے دنوں سے ڈرامے کر رہے تھے ذرا خیال نہیں آیا میرا؟“ صالح نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بول رہا تھا

”تمہارا خیال نہیں تمہاری محبت نے کروایا سب۔ تم نے سوچ کیسے لیا کہ میں اپنے علاوہ کسی اور کا ہونے دوںگا تمہیں؟ میں نے کہا تھا نا آخری سانس تک انتظار کروںگا تو دیکھوں میں آج آگیا میرا انتظار ختم ہوا تمہاری محبت مکمل ہوئی“ فارحہ اسکی سچاء اسکی محبت پر خود پر رشک کر رہی تھی

”آئی لو یو صالح“ پہلا اظہار اپنی محبت سے

”آئی لو یو فارحہ“ اس نے اسے اپنے قریب کیا اور اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر لگاء تھی

”اگر سارے راز فاش ہو گئے تو اب چلیں مولوی صاحب انتظار کر رہے ہیں“ علیہ کے آواز پر دونوں ایک دوسرے سے دور ہوئے تھے

”ایک تو تمہاری اس بہن نے اتنے سالوں تک میرا دماغ کھایا اور اب اتنے حسین وقت میں بھی آسیب بن کر نازل ہو گئی ہے“ صالح نے علیہ کو چڑایا تھا

”اور یہ حسین وقت بھی میری ہی بدولت آیا ہے ورنہ آپ دونوں تو قربانی کی بیل اور گائے بننے کے شوقین تھے“ علیہ نے بھی حساب برابر کیا تھا

”جی جی سالی صاحبہ آپکے احسان مند ہیں ہم“ صالح نے سر جھکا کر سینے میں ہاتھ رکھ کر کہا اسکے انداز پر تینوں ہنسنے لگے تھے اور پھر اس طرف چلے گئے جہاں نکاح خواہ انکا منتظر تھا۔

ختم شد! اردو میٹریل
Classic Urdu Material